REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ — رجسٹرڈ

۶ صفر ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۲ آنے

جلد ۴۶/۱۱ | یکم تبوک ۱۳۳۶ ہش یکم ستمبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۰۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۱ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۳۱ اگست۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کو کل سارا دن اور گزشتہ شب آرام رہا۔ اور آپ ملنے والوں سے دیر تک گفتگو فرماتے رہے۔ گو پیشاب ابھی تک پوری طرح نہیں کھلا تاہم کل دن اور رات کے دوران میں تھوڑی تھوڑی مقدار میں چار پانچ مرتبہ پیشاب آ گیا۔ طاقت تدریجاً بحال ہو رہی ہے۔ احباب حضرت حافظ صاحب کی صحت کاملہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۳۱ اگست۔ محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کو کل بھی ۱۰۰ درجہ ٹمپریچر ہو گیا اور اس کے ساتھ سخت گھبراہٹ اور بے چینی رہی۔ گلے کی تکلیف میں بتدریج افاقہ ہوتا جا رہا ہے نقاہت بہت زیادہ ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول اور نصرت گرلز ہائی سکول

۷ ستمبر کو کھلیں گے

موسم گرما کی تعطیلات کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول اور نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ اب یکم ستمبر کی بجائے ۷ ستمبر کو کھلیں گے

مجلس افتاء کا اجلاس ۱۵ ستمبر کو منعقد ہوگا۔

سیلاب کی مشکلات کی وجہ سے مجلس افتاء کا اجلاس یکم ستمبر کو منعقد نہیں ہو سکے گا اب یہ اجلاس ۱۵ ستمبر ۱۹۵۷ء بروز اتوار منعقد ہوگا۔ اراکین سے درخواست ہے کہ وہ اس اجلاس میں ضرور شامل ہوں (ناظم دار الافتاء)

چناب کے پل کو خطرہ سے محفوظ کرنے کے بعد ربوہ کے خدام کا دوسرا اہم کارنامہ

۱۵۰۰ خدام نے اجتماعی وقار عمل منا کر سرگودھا اور چنیوٹ کے درمیان ہر قسم کی ٹریفک کیلئے راستہ صاف کر دیا

سڑک کے شکستہ اور ناقابل گزار حصہ کے ساتھ ساتھ ایک طویل بغلی راستے کی تعمیر

ربوہ ۳۱ اگست۔ موجودہ سیلاب کے دوران چناب کے پل کو خطرہ سے محفوظ کرنے کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے باہمت نوجوانوں نے ایک اور کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ انہوں نے لوکل انجمن اور مقامی مجلس انصار اللہ کے تعاون سے کل ربوہ اور لالیاں کی درمیانی سڑک پر اجتماعی وقار عمل منا کر سڑک کے شکستہ اور ناقابل گزار حصہ کے ساتھ ساتھ ایک طویل بغلی راستہ بنا دیا۔ اس طویل راستہ کی تعمیر کے بعد سرگودھا اور چنیوٹ کے درمیان ہر قسم کی ٹریفک کے لئے راستہ صاف ہو گیا ہے۔ اس عظیم الشان اجتماعی وقار عمل میں ۱۵۰۰ افراد نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جن میں نوجوان خدام کے علاوہ عمر رسیدہ انصار اور کچھ اطفال بھی شامل تھے۔

سیلاب کا زور ٹوٹنے اور سڑکوں وغیرہ پر سے پانی اترنے کے بعد سب سے اہم مسئلہ شکستہ سڑکوں کی درستی اور مرمت کا ہے۔ تاکہ مختلف شہروں کے درمیان آمد و رفت بحال ہو سکے۔ اور کاروبار میں جو تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ اس کو جلد سے جلد دور کیا جا سکے۔ چناب کے پل کو خطرہ سے محفوظ کرنے کے بعد دیہی علاقوں میں امداد بہم پہنچانے کے ساتھ ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے اس انتہائی اہم مسئلہ کی طرف بھی توجہ دی ہے۔ چنانچہ پرسوں مجلس نے فیصلہ کیا کہ ربوہ اور لالیاں کی درمیانی سڑک پر نقصان کا جائزہ لے کر ابتدائی مرمت کے ذریعہ اسے آمد و رفت کے قابل بنایا جائے۔ سروے کے دوران معلوم ہوا کہ اگر لالیاں کی جانب ربوہ سے ایک میل کے فاصلہ پر سڑک کے شکستہ اور تباہ شدہ حصہ کے ساتھ ساتھ ایک مضبوط بغلی راستہ (Diversion) بنا دیا جائے۔ اور سڑک کے بعض بڑے بڑے شگاف اور گڑھے بھر دیئے جائیں تو پھر سرگودھا سے چنیوٹ تک ٹریفک بآسانی بحال ہو سکتی ہے۔ چنانچہ وہاں ۳۰ اگست بروز جمعہ ۴ بجے سہ پہر سے لے کر ۷ بجے شام تک نہایت وسیع پیمانے پر وقار عمل منانے اور اس کام کو سرانجام دینے کا فیصلہ کیا گیا۔

ابتدائی انتظامات

اگرچہ وقار عمل تو ۴ بجے سہ پہر سے شروع ہونا تھا۔ لیکن اس کے انتظامات صبح سے ہی شروع کر دیئے گئے۔ تاکہ ایک ہی دن کے اندر اندر یہ کام مکمل ہو کر ٹریفک بحال ہو سکے۔ سب سے ضروری اور فوری کام بغلی راستے کی مجوزہ زمین پر بھرتی ڈالنے کے لئے کئی ہزار مکعب فٹ پتھروں کی فراہمی کا تھا۔ اس کے لئے بیچوں کے قریب انصار نے اپنی خدمات پیش کیں۔ اور پہاڑیوں میں سے گزرنے والے درہ پر سے پتھر جمع کرنے میں مدد دی۔ دریں اثناء خدام کی ایک پارٹی نے میونسپل کمیٹی کے کچھ عملہ کے ساتھ موقع پر پہنچ کر مجوزہ بغلی راستہ کے لئے جگہ کی نشاندہی کی اور اس پر کچھ مٹی بچھائی تاکہ وہاں کی سیل دور ہو سکے۔

۴ پتھروں کے علاوہ مزید پتھر چن چن کر ریڑھوں اور گڈوں کے ذریعہ انہیں وہاں بھیجتی رہے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

وقار عمل کا پر کیف منظر

نماز جمعہ کے بعد چار بجے سے بہت قبل ہی خدام اور انصار جوق در جوق ربوہ سے اس مقام کی طرف روانہ ہونے لگے۔ جہاں وقار عمل منایا جانا تھا نوجوان بوڑھے اور بچے سب ہی خدمت کے ایک خاص جذبے کے تحت کمال درجہ اشتیاق کے ساتھ اس جانب کھنچے چلے جا رہے تھے۔ دو اڑھائی صد خدام کی ایک جماعت درّے کی طرف روانہ کر دی گئی تاکہ وہ انصار کے جمع کردہ

احباب جماعت کیلئے ایک ضروری اطلاع

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے قرآن کریم کا جو اردو ترجمہ فرمایا ہے۔ وہ مختصر تفسیر کے ساتھ عنقریب شائع ہو رہا ہے۔

چونکہ یہ ترجمہ تھوڑی تعداد میں شائع ہو رہا ہے۔ اس لئے جماعتوں کو فوری طور پر اپنے لئے کاپیاں ریزرو کروا لینی چاہئیں۔ ایک کاپی کی قیمت سولہ روپے رکھی گئی ہے جماعتوں کو اس کے متعلق علیحدہ بھی اطلاع بھجوائی جا چکی ہے۔

اگر دوستوں کی طرف سے فوری طور پر جواب نہ آیا۔ تو ممکن ہے۔ انہیں اس علمی خزانہ سے محروم رہنا پڑے۔

تمام اطلاعات سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں براہ راست آنی چاہئیں۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم ستمبر ۱۹۵۷ء

الٹا استدلال

(۲)

یہ تمام مسائل ایسے ہیں۔ جن کی بناء پر اسلامی فرقوں میں پہلے ہی سے اختلات موجود ہے۔ نبوت تکفیر جنازہ۔ بیاہ شادی ان سب مسائل میں مختلف فرقوں میں اختلاف ہے دیوبندیوں پر بریلوی ختم نبوت کے انکار کا الزام لگاتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ بانیٔ دیوبند مولانا محمد قاسم نانوتوی نے ختم نبوت کی جو تعریف کی ہے بعینہٖ وہی تعریف احمدی کرتے ہیں پھر شیخ اکبر علیہ الرحمۃ ملا علی قاری۔ مولانا روم وغیرہ علمائے اسلام نے نبوت فی الامت کو تسلیم کیا ہے مختلف فرقے نہ ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور نہ ایک دوسرے کا جنازہ پڑھتے ہیں۔ اسی طرح باہم بیاہ شادی بھی نہیں کرتے الغرض یہ مسائل ایسے نہیں تھے جو اسلامی فرقوں کے لئے نئے تھے اور بالفرض اگر جماعت احمدیہ کے اندر بھی کوئی ایسے اختلافات تھے تو سراسر اندرونی تھے اور کوئی اتنی بڑی اہمیت نہیں رکھ سکتے تھے۔ مگر جس طرح غیر احمدی علماء نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ الزام لگایا کہ انہوں نے آنحضرت صلعم کی نبوت کے مقابل نبوت کا دعویٰ کیا ہے پیغامیوں نے بھی دیدہ و دانستہ محض ضد کی وجہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر یہ الزام لگایا کہ وہ ایسی نبوت کے قائل ہیں جو ختم نبوت کی مہر توڑتی ہے۔ حالانکہ یہ ایک شرمناک جھوٹ ہے پیغامیوں نے اپنے اس دروغ کو فروغ دینے کے لئے یہاں تک کیا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ حوالے جن میں آپ نے مستقل نبوت کا تحدی سے انکار کیا ہے اس ثبوت میں پیش کرنے شروع کر دئے کہ آپ نے اپنے لئے کبھی "نبی" کا گویا لفظ استعمال کیا ہی نہیں حالانکہ آپ نے اس سے بھی زیادہ تحدی سے نبوت فی الامت کا ادعا فرمایا ہے۔

اسی طرح بعض تنظیمی اور معاشرتی فروعی مسائل تھے۔ مثلاً نماز جنازہ وغیرہ پیغامیوں نے ان مسائل کو ایسا رنگ دے کر اچھالا کہ گویا یہ اسلامی شریعت کے اصولی مسائل ہیں اور تمام اسلام اسی محور کے گرد گھومتا ہے یہ تمام باتیں انہوں نے اس لئے کیں کہ خلافت کی وجہ سے ان کے خیال میں ان کی نمبرداری قائم نہیں رہ سکتی تھی۔ اس لئے انہوں نے قدرت ثانیہ کا ظہور خلافت میں تسلیم کر کے بعد میں اس سے گریز کی راہیں نکالنی شروع کر دیں۔ مگر ان کی تمام کوششوں کے علی الرغم خلافت قائم رہی۔ اور انشاء اللہ قیامت تک قائم رہے گی۔

بے شک جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہے انسان غلطی کر سکتا ہے اور سخت غلطی کھا سکتا ہے جیسا کہ بعض پیغامیوں نے کھائی لیکن اللہ تعالیٰ کبھی غلطی نہیں کھا سکتا۔ چنانچہ ۴۳ سال سے خلافت المسیح قائم ہوئی اور دن دونی رات چوگنی ترقی کرتی چلی گئی ہے یہی ایک بات ثابت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ خلافت کے ساتھ ہے۔ اور اسی نے سلسلہ خلافت کو قائم رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں اعلیٰ درجہ کی "تنظیم" موجود ہے اور کوئی فاسد مادہ اس کے اندر پنپ نہیں سکتا ورنہ دنیاوی جمہوری جماعتوں کا وہی حال ہوتا ہے جو آج پیغامیوں کا ہے اور شروع سے ہے۔ وہ لوگ جو اپنے چندے اپنی مرضی سے خود خرچ کرتے ہیں اور کسی نظام کو قبول نہیں کرتے وہ بھی پیغامی کہلاتے ہیں۔ اور ان میں اگر کوئی چیز رشتہ اتحاد ہے تو وہ جماعت احمدیہ کی مخالفت ہے اور یہ رشتہ اتحاد محدود نہیں بلکہ تیندوے کی تاروں کی طرح پھیلا ہوا ہے اور تمام غیر مبائعین احمدیوں تک پہنچتا ہے حتیٰ کہ احراری بھی اس کے حلقہ سے باہر نہیں ہیں۔ ✿

حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب بھیروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ربوہ

حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب بھیروی بعمر ۸۲ سال مورخہ ۲۵/۸/۵۷ء کو صبح چار بجے بروز اتوار لاہور میں رحلت فرما گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون ٥

آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بہت پرانے صحابہ میں سے تھے۔

آپ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کے خاص دوست تھے۔ حضرت مفتی صاحب کے ساتھ لاہور سے قادیان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کے لئے باقاعدہ جایا کرتے تھے۔ یہ دونوں اصحاب بٹالہ سے قادیان تک اکثر پیدل جایا کرتے تھے اس لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب مرحوم کو بعض اوقات "صدیق صادق" کہہ کر بلایا کرتے تھے۔ یعنی ہمارے صادق کا دوست یا ساتھی۔

مرحوم کو بچپن میں ہی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا شرف حاصل ہوا تھا۔ مرحوم کو سلسلہ عالیہ احمدیہ سے حقیقی عشق تھا۔ مرحوم پابند صوم و صلوٰۃ اور مہمان نواز تھے۔

ابتداءً مرحوم نے ہی ضلع سرگودھا میں احمدیت کا بیج بویا تھا۔ اور وہاں جماعت احمدیہ کو قائم کیا تھا۔ اور ۹ بلاک سرگودھا میں مسجد احمدیہ تعمیر کرائی جو کہ اب تک موجود ہے۔ ۱۹۲۲ء یا ۱۹۲۳ء میں تمام کاروبار اور جائداد چھوڑ کر ہجرت کر کے قادیان چلے آئے تھے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور ملکی تقسیم تک وہیں رہے۔

قادیان میں قصر خلافت کو تعمیر کرانے کا شرف بھی مولوی صاحب موصوف کو ہی حاصل ہوا تھا۔ کیونکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے اپنی رؤیا میں دیکھا تھا۔ کہ قصر خلافت مولوی فضل الٰہی صاحب کی زیر نگرانی تعمیر ہو رہا ہے۔

میری موجودہ شادی میں بھی مرحوم کا بڑا دخل تھا ۱۹۱۳ء میں جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ تبلیغ کے لئے مبلغ رکھتے تھے

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

تو مرحوم نے حضرت مفتی صاحب مرحوم کو میرے متعلق تحریر کیا تھا کہ یہ ایک عالم اور نیک آدمی ہیں، اور اس وقت جماعت احمدیہ کو ایسے ہی آدمیوں کی ضرورت ہے۔ لہٰذا ان کو مبلغین میں ضرور شامل کیا جاوے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خط لکھ کر بلا لیا۔ اور میں فوراً قادیان حاضر ہو گیا۔ اور اس وقت سے سلسلہ احمدیہ کی خدمت کر رہا ہوں۔

تمام احباب مرحوم کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کی اولاد صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین

درخواست دعا

محترم ماسٹر فقیر اللہ صاحب افسر امانت تحریک جدید کو تقریباً چھ ماہ سے عرق النساء کی تکلیف ہے۔ متواتر علاج ہو رہا ہے مگر کلی آرام نہیں۔ بعض اوقات درد اتنی شدید ہوتی ہے۔ کہ برداشت نہیں ہو سکتی۔ بیماری لمبی ہو جانے کی وجہ سے بعض چھوٹے چھوٹے عوارض بھی پیدا ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے محاسن و فضائل پر علمائے سلسلہ کی تقاریر

ربوہ میں منعقدہ جلسہ سیرت النبیؐ کی مفصل روئداد

2

گذشتہ سے پیوستہ

مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے مزید فرمایا حضرت زید کے رشتہ دار انہیں لینے آئے تو آپؐ نے فرمایا۔ زید تم آزاد ہو۔ تم اپنے رشتہ داروں کے ساتھ جا سکتے ہو۔ مگر حضرت زید نے فرمایا آپکی غلامی پر ہزاروں آزادیاں قربان آپ بیشک آزاد کر رہے ہیں مگر میں خود آزاد ہونا نہیں چاہتا۔ پھر عورتوں کیساتھ اسلام سے قبل بہت بُرا سلوک کیا جاتا تھا۔ ان کے حقوق کو تلف کیا جاتا تھا۔ لیکن رسُولِ اکرمؐ ان کیلئے بھی سراپا رحمت ثابت ہوئے۔ آپ نے عورت کی عزت کو قائم کیا۔ عورت بیٹی ہو بیوی ہو یا ماں ہو یا عام عورت ہر لحاظ سے اس کے حقوق کو قائم کیا۔ اور فرمایا جو لڑکیوں سے اچھا سلوک نہیں کرتا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی۔ اور ماؤں کے متعلق تو یہاں تک کہہ دیا کہ الجنۃ تحت اقدام امھاتکم جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ غرض آپ نے جو عورت کا مقام مقرر فرمایا وہ بے مثال و بے نظیر ہے۔

آپ انسان کے چاروں روحانی طبقات کے لئے موجب رحمت ہیں۔ آپ کا وجود صالحین پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ آپ رحمۃ للعلمین تھے۔ آپ کا وجود شہید پیدا کرنے کا ذریعہ ہے کیونکہ آپ رحمۃ للعلمین تھے۔ آپ کا وجود صدیق پیدا کرنے کا ذریعہ ہے کیونکہ آپ رحمۃ للعلمین تھے۔ اور ہمارے مسلک کے مطابق آپ کا وجود نبی پیدا کرنے کا ذریعہ ہے اسلئے کہ آپ رحمۃ للعلمین تھے۔

پھر آپ نے اپنی امت سے کس قدر شفقت کا سلوک کیا۔ آپ نے فرمایا جو مسلمان مرجائے اس کا مال اس کے وارثوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ لیکن اگر کوئی مرجائے۔ اور اس پر کوئی قرض باقی ہو۔ یا اس کے اہل و عیال کا کوئی پرسان حال نہ ہو۔ تو جب تک میں زندہ ہوں۔ اس کے قرضہ کی ادائیگی اور اہل و عیال کی پرورش کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔

پھر ایک دفعہ آپ نے دو دنبے قربانی کئے اور فرمایا۔ میری امت میں سے بعض لوگ ایسے ہوں گے۔ جو قربانی کرنے کے قابل نہ ہونگے یہ دو دنبے میں ان کی طرف سے ذبح کرتا ہوں پھر آپ نے فرمایا۔ ہر نبی کی ایک دُعا مستجاب ہوتی ہے۔ لیکن میں نے ابھی تک اپنا حق محفوظ رکھا ہے۔ اور ابھی تک خدا تعالیٰ سے وہ دعا نہیں مانگی۔ اس لئے کہ قیامت کے دن میں اپنی امت کی شفاعت کر سکوں جب

(مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

(۳)

آپ آخری نازک وقت میں ہمارے شفیع ہونگے اور اس دنیا میں بھی آپ ہمارے لئے مجسم رحمت ثابت ہو رہے ہیں تو کیا ہمارا فرض نہیں۔ کہ ہم دل کی گہرائیوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہمزبان ہو کر دعا کریں۔ کہ

یا رب صلّ علٰی نبیک دائماً
فی ھذہ الدنیا و بعث ثانی

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی تقریر

مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بحیثیت صدر جلسہ اپنی اختتامی تقریر میں حاضرین جلسہ کو تقاریر میں بیان کردہ باتوں کو ذہنوں میں محفوظ رکھنے کے بعد اپنی زندگیوں کو ان کے مطابق ڈھالنے کی تلقین کی اور فرمایا:-

حضرت عائشہ رضؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا نچوڑ ایک فقرہ میں بیان فرمایا ہے۔ اور وہ فقرہ یہ ہے کہ

کان خلقہ القرآن

آپ کے اخلاق۔ آداب اور طرز معیشت اور رہنے سہنے کا طریق وہی تھا۔ جو قرآن میں بیان کیا گیا ہے۔ آپ ان ہدایات کا کامل نمونہ تھے جو قرآن میں دی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

واخفض جناحک لمن
اتبعک من المومنین

یعنی تو اپنے پروں کو اپنے متبعین پر مرغی کی طرح نیچا کرے۔ اور ان کی تربیت کر۔ آپ نے اس ہدایت پر جس رنگ میں عمل کیا۔ کسی نبی نے اس کی نظیر پیش نہیں کی۔ میں چند واقعات بیان کرتا ہوں۔ جس سے آپ کی شفقت اور محبت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا۔ میں بعض اوقات لمبی نماز پڑھنا چاہتا ہوں۔ لیکن بچوں کے رونے کی آواز سن کر اپنی نیت بدل لیتا ہوں۔ تا ان کی ماؤں کو تکلیف نہ ہو۔ اب یہ بات بہت معمولی ہے لیکن اس کے پیچھے ایک بڑا جذبہ محبت و شفقت کارفرما ہے۔ بچے کے رونے کی آواز آپ کے دل کی شفقت کی تاروں کو چھوتی تھی اور آپ نماز مختصر کر دیتے۔

غزوہ احد میں مسلمانوں کے دو گروہ بھاگ گئے اور اس وقت بھاگ گئے۔ جب آپ زخمی ہو کر بے ہوش گر پڑے تھے اور مسلمانوں کو وقتی اور عارضی شکست ہو چکی تھی۔ فتح کے بعد جب وہ گروہ مجسم ندامت بن کر آپ کے پاس آئے اور کہا "نحن الفرارون" یا رسول اللہ ہم بھگوڑے ہیں۔ اگر آپ عام جرنیلوں کی طرح ہوتے۔ تو ان لوگوں کی سزا موت کے سوا کچھ نہیں تھی۔ مگر آپ انکی ڈھارس یہ کہہ کر بندھاتے ہیں۔ کہ "بل انتم الکرارون" کہ اپنے آپ کو بھگوڑا نہ کہو۔ بلکہ یہ کہو کہ ہم تیار ہو کر دوبارہ دشمن پر حملہ کریں گے۔

پھر آپ کی محبت و شفقت کا اس واقعہ سے بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ایک صحابی نہایت بدصورت تھے۔ اور بازار میں مزدوری کا کام کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ وہ پسینہ سے لت پت افسردہ کھڑے تھے آپ نے پیچھے سے آکر ان کی آنکھیں بند کر لیں۔ انہوں نے ٹٹول کر معلوم کر لیا کہ آپ رسول اللہ ہیں۔ اور اس موقعہ کو غنیمت جان کر برکت حاصل کرنے کے لئے اپنا جسم حضورؐ کے ساتھ رگڑنا شروع کیا۔ آخر میں آپ نے اسے خوش کرنے کے لئے فرمایا۔ یہ میرا غلام ہے۔ اسے کون خریدے گا۔ تو اس صحابی نے فرمایا۔ یا رسولؐ اللہ۔ مجھ جیسے کو کون خریدیگا۔ آپ نے فرمایا۔ ایسا مت کہو۔ تم مومن ہو۔ اور تمہاری قیمت خدا تعالیٰ کی نظر میں بہت زیادہ ہے۔

پھر جب کوئی مجرم گناہ کا احساس کر لیتا۔ تو آپ اسے فوراً معاف کر دیتے۔ مسطح ایک صحابی تھے۔ جن کی پرورش حضرت ابوبکر کرتے تھے۔ ان سے ایک گناہ سرزد ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان کا وظیفہ بند کر دیا۔ جب حضرت مسطح نے توبہ کر لی۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا۔ ابوبکر! بے شک عام شخص مسطح جیسے نوجوان سے یہی سلوک کرتا۔ جو آپ نے کیا ہے۔ مگر آپ کا مقام بہت بلند ہے جب اس نے معافی مانگ لی ہے تو تم اس کی ویسی ہی پرورش کرو۔ جیسی پہلے کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے دوبارہ وظیفہ لگا دیا۔ کیا ایسی محبت اور شفقت کسی اور وجود میں پائی جاتی ہے۔

اسی طرح ایک موقعہ پر ایک عورت نے ایک حاشیہ والی چادر آپ کی خدمت میں پیش کی۔ آپ کو چادر کی ضرورت تھی چنانچہ آپ نے وہ چادر قبول کر لی اور اوڑھ لی۔ ایک صحابی نے وہ چادر مانگی۔ تو آپ نے اُسے دے دی۔ دوسرے صحابہ نے بعد میں انہیں کہا۔ کہ جب تمہیں پتہ تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی سائل کو لوٹایا نہیں۔ تو یہ جانتے ہوئے کہ آپ کو اس چادر کی ضرورت ہے۔ تم نے کیوں مانگی۔ اس واقعہ سے معلوم ہو گیا ہے کہ صحابہ کی ضروریات کا رسول اللہ کو کس قدر خیال تھا۔

پھر آپ نے مکہ میں عداوت کے شعلوں میں خود رہنا برداشت کیا۔ لیکن صحابہ کو اپنے سے پہلے شہر سے نکالا۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے دس سال تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے۔ اس عرصہ میں آپ نے کبھی مجھے نہ کسی کام کے متعلق فرمایا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا ہے۔

غرض آپ نے اپنی ساری زندگی خدائی ارشاد واخفض جناحک لمن اتبعک من المومنین پر عمل کرتے ہوئے گذار دی۔ اور مومنوں نے یقین کر لیا۔ کہ آپ سراپا نور ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی آپ کو نور سے ہی تشبیہ دی ہے۔

نور لائے آسمان سے خود بھی وہ اک نور تھے
قوم وحشی میں اگر پیدا ہوئے کیا جائے عار

ہمیں دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس نور سے وافر حصہ عطا فرمائے اور باقی تمام دنیا بھی اس نور سے منور ہو۔ اس کے بعد آپ نے حاضرین سمیت دعا فرمائی اور جلسہ ٹھیک ۸ بجے ختم ہوا۔

ربوہ کے قریب سڑک کے شکستہ حصہ کے ساتھ ساتھ ایک طویل بغلی راستے کی تعمیر

(بقیہ صفحہ اول)

اُدھر مقام اجتماع پر چار بجے سہ پہر کے قریب ایک ہزار سے زائد خدام اور انصار نے کدالیں ہاتھوں میں لے کر مٹی کھودنی شروع کر دی اور آن کی آن میں پتھروں اور مٹی سے بھری ہوئی تغاریاں ہاتھوں ہاتھ بغلی راستہ کی جگہ پر پہنچنی شروع ہو گئیں۔ تمام راستے پر پہلے پتھر بچھائے گئے۔ اور پھر مٹی ڈال کر اور اسے دبا کر راستہ ہموار کر دیا گیا۔

تین گھنٹے تک نوجوان بوڑھے اور بچے مشین کی طرح کام کرتے رہے۔ جہاں ایک طرف نوجوان مٹی اور پتھر ڈھو رہے تھے۔ وہاں بوڑھوں نے بھی جان توڑ کر کوشش سے کام لے کر ثابت کر دیا کہ جہاں قومی خدمت کا سوال ہو۔ جماعت میں وہ نوجوانوں سے پیچھے نہیں ہیں۔ اُچھے تعلیم الاسلام کالج کے پروفیسر، صیغہ جات کے افسران دفتروں کے کارکن یورپ امریکہ افریقہ مشرقی وسطی اور مشرق بعید کے ممالک میں سالہا سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے والے ملکی اور غیر ملکی مبلغین اسلام علماء دین مفتی سلسلہ بعض ضعیف العمر صحابہ کرام مشرقی افریقہ، مغربی افریقہ عدن برٹش گی آنا اور انڈونیشیا کے غیر ملکی طلباء اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خود خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے صاحبزادگان انتہائی محنت اور مشقت کے باعث پسینے میں شرابور ہوئے جا رہے تھے۔ اور کوئی نہیں تھا۔ جو ہمت ہارنے یا سستانے کا نام لیتا ہو۔ مجلس اطفال الاحمدیہ کے نونہالوں نے بھی اس موقعہ پر کچھ کم سرگرمی نہیں دکھائی۔ انہوں نے دورانِ عمل کے دوران خدام اور انصار کو ٹھنڈا پانی پلا پلا کر ہر آن تازہ دم بنائے رکھا۔ اس عظیم اجتماعی جدوجہد کے نتیجے میں شام تک سڑک کے شکستہ اور تباہ شدہ حصہ کے ساتھ ساتھ تقریباً تین سو بتیس فٹ لمبا اور پندرہ فٹ چوڑا نہایت ہموار اور مضبوط بغلی راستہ تیار ہو گیا۔ علاوہ ازیں سو کے قریب خدام و انصار کی ایک اور جماعت نے وہاں سے قریباً ایک فرلانگ کے فاصلہ پر سڑک کے بڑے بڑے شگافوں اور گڑھوں کو جو چار چار فٹ گہرے تھے۔ پتھروں اور مٹی سے بھر کر انہیں سڑک کے لیول کے ساتھ ہموار کر دیا۔ اسی طرح ۲۵ فٹ کی لمبائی تک سڑک کے اُدھڑے ہوئے سروں کو بھی درست کیا گیا۔

نگرانی اور معائنہ

مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نہایت جانفشانی سے اس سارے کام کی نگرانی کر رہے تھے۔ اور اس خیال سے کہ کہیں پتھروں اور مٹی کی سپلائی میں کمی کی وجہ سے کام کے اندر ڈھیل نہ پڑنے پائے ایک سرے سے دوسرے سرے تک بار بار چکر لگا کر ہدایتیں دے رہے تھے۔ پانچ بجے کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور مکرم صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب ناظر امور عامہ بھی ربوہ سے وہاں تشریف لے آئے۔ معائنہ کے بعد انہوں نے کام کو تسلی بخش پا کر خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا۔ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تمام وقت موقع پر موجود رہے اور نگرانی کے کام میں قائد صاحب کا ہاتھ بٹاتے رہے۔

بغلی راستے پر ٹریفک کا آغاز

بغلی راستہ تیار ہونے پر اس پر سے سب سے پہلے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی موٹر کار گذری اس وقت کار میں مکرم صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب ناظر امور عامہ اور مکرم مولانا ابو العطاء صاحب قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھی سوار تھے۔ موٹر نئے ہموار راستہ پر سے آرام سے گذر گئی۔ اس دوران میں سرگودھا سے سپیڈو ٹرانسپورٹ چنیوٹ کی ایک خالی بس بھی اس امید میں وہاں آ پہنچی۔ کہ شاید چنیوٹ تک پہنچنے کی کوئی سبیل نکل آئے۔ چونکہ اس وقت تک بغلی راستہ تیار ہو چکا تھا اس لئے وہ بھی اس پر سے بسہولت گذر کر ہوا سے باتیں کرتی ہوئی چنیوٹ کی جانب روانہ ہو گئی۔ یہ پہلی بس تھی۔ جو اس راستہ پر سے گذری۔ اور اس کے لئے چنیوٹ تک پہنچنا ممکن ہوا۔

شام کو سات بجے کام مکمل ہونے پر اس دعملی کا یہ خوشکن اور حیرت انگیز مظاہرہ اختتام پذیر ہوا۔ تمام خدام نے ایک جگہ جمع ہو کر مکرم قائد صاحب کی اقتداء میں اپنا عہد دہرایا اور پھر اجتماعی دعا کے بعد ربوہ واپس لوٹے۔

سڑک کے شگافوں اور بغلی راستہ میں قریباً سات ہزار مکعب فٹ پتھر بھرے گئے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے۔ کہ ربوہ کے بعض ٹھیکیدار صاحبان نے اس کام کے لئے اپنے گڈے اور ریڑھے اور کمہاروں نے مٹی اٹھانے کے لئے اپنے گدھے پیش کئے۔ جس کی وجہ سے کام میں بہت سہولت رہی۔

ربوہ کے ارد گرد سیلاب زدہ علاقے میں امدادی کام

اجتماعی وقار عمل کے علاوہ کل ربوہ کے ارد گرد سیلاب زدہ دیہی علاقے میں نظارت امور عامہ کے زیر نگرانی مصیبت زدگان سیلاب کو امداد بہم پہنچانے کا کام بھی معمول کے مطابق جاری رہا۔ چنانچہ کل خدام کی دو امدادی پارٹیوں نے کوٹ امیر شاہ اور موضع برجی پہنچ کر وہاں کی ضروریات اور امدادی کام کی نوعیت کا جائزہ لیا۔ نیز گرے ہوئے مکانات کا ملبہ اٹھانے اور سامان وغیرہ نکالنے میں مدد دی۔

سردار امیر اعظم خاں مرکزی وزارت اور ری پبلکن پارٹی کی رکنیت سے مستعفی ہو گئے

کراچی ۳۱ر اگست۔ مرکزی وزیر اطلاعات اور بحالیات و قانون جناب سردار امیر اعظم خان اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ انہوں نے ری پبلکن پارٹی کی رکنیت سے بھی استعفاء دے دیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ آئین کی رو سے صدر کسی گورنر سے صرف اسی صورت میں استعفا طلب کر سکتا ہے کہ گورنر اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں تساہل سے کام لے۔ جناب مشتاق احمد گورمانی کے خلاف کسی قسم کی نااہلی یا تساہل کا الزام عائد نہیں ہوتا۔ اس لئے میں وزیر قانون کی حیثیت سے جناب مشتاق احمد گورمانی سے صدر کے استعفاء طلب کرنے کے اقدام کی تائید نہیں کر سکتا۔ میری نگاہ میں آئین کی رو سے گورنر کو پانچ سال تک اپنے عہدے پر فائز رہنا چاہیئے

مغربی پاکستان کے مختلف علاقوں میں سیلاب کی صورت حال

لاہور ۳۱ر اگست۔ راوی میں سیلاب کا زور کم کرنے کے لئے سدھنائی ہیڈ ورکس کے دائیں کنارے کے حفاظتی بند میں تین جگہ شگاف ڈال دیا گیا ہے۔ تریمو ہیڈ پر سیلاب کا ابھی تک کوئی خاص زور نہیں پڑا ہے۔ جھنگ مگھیانہ میں سیلاب کا جو پانی داخل ہو گیا تھا وہ اب دریا میں واپس جانا شروع ہو گیا ہے۔ کل فوج کی مدد سے شہر کے اکثر حصوں کو خالی کر دیا گیا تھا۔

ایک اطلاع کے مطابق مندرجہ ذیل سڑکیں ٹریفک کے لئے کھل گئی ہیں:۔ حافظ آباد جلال پور روڈ سیالکوٹ گوجرانوالہ روڈ۔ نارووال ظفروال روڈ لاہور ہری کے روڈ۔ امید ہے لائل پور شیخوپورہ روڈ بھی آج کھل جائے گی۔

کوالالمپور ۳۱ر اگست۔ گذشتہ رات بارہ بجے ملایا کی نئی آزاد و خود مختار مملکت معرض وجود میں آ گئی چنانچہ پارلیمنٹ ہاؤس پر سے یونین جیک اتار کر ملایا کا قومی پرچم لہرا دیا گیا ہے۔

جناب اختر حسین آئندہ پیر تک اپنے عہدے کا چارج لیں گے

کراچی ۳۱ر اگست۔ مغربی پاکستان کے نامزد گورنر جناب اختر حسین کل یا پرسوں اپنے عہدے کا چارج لے لیں گے۔ کل انہوں نے صدر سکندر مرزا سے ملاقات کی۔

سبکدوش ہونے والے گورنر جناب مشتاق احمد گورمانی نے ۵ دن کے لئے کراچی سے لاہور واپسی روانگی ملتوی کر دی ہے

پاکستان سلامتی کونسل میں ایک قرارداد کا مسودہ پیش کرے گا

کراچی ۳۱۔ اگست۔ گذشتہ رات دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے اعلان کیا کہ پاکستان سلامتی کونسل میں ایک قرارداد کا مسودہ پیش کرے گا۔ جس میں مطالبہ کیا جائے گا کہ سابقہ قراردادوں کے مطابق کشمیر میں جلد آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کرائی جائے۔ جیسا کہ پہلے اطلاع موصول ہو چکی ہے۔ سلامتی کونسل غالباً ۲۴ر ستمبر کو یارنگ رپورٹ پر غور کرے گی۔ کونسل میں پاکستانی وفد کی قیادت وزیر خارجہ جناب ملک فیروز خان نون کریں گے۔

جناب ابو حسین سرکار کی قیادت پر عدم اعتماد کا اظہار

ڈھاکہ ۳۱ر اگست کرشک سرمک اسمبلی پارٹی کے چیف وہپ جناب عبد الحفیظ نے پارٹی کے قائد جناب ابو حسین سرکار کو اطلاع دی ہے کہ پارٹی کے اکثر ممبران نے ان کی قیادت میں کام کرنے سے معذوری ظاہر کی ہے۔ کیونکہ وہ مسٹر عزیز الحق کو اپنا لیڈر بنانا چاہتے ہیں۔ اس لئے وہ ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر قیادت سے استعفےٰ دے دیں۔ برخلاف اس کے جناب ابو حسین سرکار نے مسٹر عبد الحفیظ کو لکھا ہے کہ انہیں چیف وہپ کے عہدہ سے معطل کر دیا گیا ہے۔ وہ ۷ ستمبر تک اپنی صفائی پیش کریں۔